عبداللطیف خالد چیمہ

7- ستمبر

یومِ تحفظِ ختمِ نبوت (یومِ قرار دادِ اقلیت)

پاکستان بننے لگا تو قادیانی جماعت نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے ایک میمورنڈم پیش کیا اس بنا پر باؤنڈری کمیشن نے (احمدیوں) قادیانیوں کے محضر نامہ کی روشنی میں گورداسپور کو ہندوستان میں شامل کردیا جس سے ہندوستان کو کشمیر پر قبضہ جمانے کا موقع مل گیا اور آج تک ہم اس کی سزا بھگت رہے ہیں پاکستان بن جانے کے بعد موسیو ظفر اللہ خاں نے اپنی سرکاری حیثیت میں فتنہء اِرتداد کو پرموٹ کیا اور بیرون ممالک سفارت خانوں کو قادیانی تبلیغ کے اڈوں کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔مرزا بشیر الدین محمود نے 1952ء کو احمدیت کا سال قرار دیا اور بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے اور ملک کے اقتدار پر شب خون مارنے کی باتیں ریکارڈ پر آنے لگیں تب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے مجلس احرار اِسلام کی میزبانی میں تمام مکاتبِ فکر اور دینی وسیاسی شخصیات کو کُل جماعتی مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوت کے پلیٹ فارم پر یکجا کر کے اس کی صدارت حضرت مولانا ابوالحسنات قادری رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد فرمائی اور درج ذیل مطالبات کی روشنی میں تحریک مقدس تحفظ ختمِ نبوت چلی ’’قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ، چودھری ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے الگ کیا جائے ،کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے ربوہ کی بقیہ اراضی پر مہاجرین کو آباد کیا جائے‘‘ پرامن تحریک کے ذریعے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو راست اقدام کا فیصلہ ہُوا اور وقت کے سفاک حکمرانوں نے کم وبیش دس ہزار فرزندانِ توحید کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے تب سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا تھا کہ ’’اِس تحریک کے ذریعے میں ایک ٹائم بم نصب کر رہا ہوں جو اپنے وقت پر پھٹے گا‘‘ تحریکِ ختمِ نبوت پر کئی نشیب وفراز آئے تا آنکہ 29- مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء جو سیر وسیاحت سے واپس آرہے تھے کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر اُن کی بوگی پر قادیانی غنڈوں نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں تحریک تحفظِ ختمِ نبوت 1974ء شروع ہوئی پوری قوم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت وختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے یکجان ہوگئی تمام دینی ومحبّ وطن سیاسی حلقے اس مقدس تحریک کی پشت پر کھڑے ہوگئے ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ ، حضرت علامہ محمود احمد رضوی ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد ، حضرت مولانا مفتی محمود ، مولانا غلام غوث ہزاروی ، سید ابومعاویہ ابوذر بخاری ، سید عطاء المحسن بخاری ، آغا شورش کاشمیری ، مولانا تاج محمود ، مولانا شاہ احمد نورانی ، پروفیسر عبدالغفور احمد ، مولانا عبدالقادر روپڑی ، مولانا منظور چنیوٹی ، سید عطاء المومن بخاری ، سید عطاء المہیمن بخاری ، چودھری ثناء اللہ بھٹہ ، مولانا زاہد الراشدی اور متعدد دیگر رہنماؤں نے تحریک کی قیادت کی اسلامی جمعیت طلباء ، جمعیت طلباء اسلام ، انجمن طلباء اسلام اور تحریکِ طلباء اسلام جیسی نوجوان تنظیموں نے تحریک کے تسلسل کو قائم رکھا کراچی تا خیبر ایک ہی مطالبہ تھا کہ لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تحریک کی قیادت نے اپنی روایات کے مطابق اِسے تشدد سے بچائے رکھا قومی اخبارات وجرائد نے مشکل حالات میں اپنا صحافتی کردار ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تحریک اپنے آخری مرحلے میں داخل ہوگئی۔قومی اسمبلی کے فلور پر فریقین کو کھل کر اپنا مؤقف پیش کرنے کے مواقع فراہم کئے گئے اور طویل بحث ومباحثے کے بعد فیصلہ کیا گیا ! لاہوری وقادیانی جماعت کے لیڈروں نے زبانی وتحریری شکل میں اپنا اپنا مؤقف پیش کیا اور دجل وتلبیس کے ساتھ پورا زور لگایا کہ وہ ملتِ اسلامیہ کا حصہ ہیں جس پر قرار دادِ اقلیت پیش کرنے کا اعزاز حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل ہُوا یکم ستمبر کو لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد میں فقید المثال اجتماع ہُوا جس میں حضرت مولانا سید یوسف بنوری ، سید مودودی ، مولانا مفتی محمود ، سید ابوذر بخاری ، مولانا عبدالحق ، علامہ احسان الٰہی ظہیر ، مولانا عبدالقادر روپڑی اور تحریک کی قیادت نے حکمرانوں اور دنیا پر واضح کر دیا کہ مجلس عمل کسی قیمت پر اپنے مطالبے سے پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ، چنانچہ قومی اسمبلی کے تمام اراکین نے متفقہ طور پر قرار داد کی حمائت کی اور قرآن وسنت اور اجماعِ امت کی روشنی میں مرزائیوں کو پاکستان کی ساتویں اقلیت قرار دیا گیا اور آئین پاکستان کی شق (2) 160 اور (3) 260 میں اس کا اندراج کر دیا لیکن قادیانیوں نے اس فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا تا آنکہ 26- اپریل 1984ء میں صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جو بعد میں تعزیراتِ پاکستان کا حصہ بنا جس کی رو سے قادیانیوں کو شعائرِ اسلامی کے استعمال سے روک دیا گیا تمام اعلیٰ عدالتوں نے اِن فیصلوں کی توثیق کی لیکن قادیانی اپنی متعینہ دستوری وآئینی حیثیت کو مسلسل چیلنج کر رہے ہیں 7- ستمبر 1974ء کی اِس آئینی قرار داد کی متفقہ منظوری کے بعد اُس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اسمبلی میں مفصل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ’’آج کے روز جو فیصلہ ہُوا ہے یہ ایک قومی فیصلہ ہے ، یہ پاکستان کے عوام کا فیصلہ ہے ، یہ فیصلہ پاکستان کے مسلمانوں کے ارادے ، خواہشات اور اُن کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے ، 1953ء میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وحشیانہ طور پر طاقت کا استعمال کیا گیا تھا جو اس مسئلہ کے حل کے لئے نہیں بلکہ اس مسئلہ کو دبا دینے کے لئے تھا کسی مسئلہ کو دبا دینے سے اس کا حل نہیں نکلتا‘‘ ضرورت اِس امر کی ہے کہ قادیانیوں کے مذہبی محاسبے کے ساتھ ساتھ ان کا سیاسی تعاقب بھی کیا جائے ، سیاسی جماعتوں ، اسٹیبلشمنٹ ، بیوروکریسی اور میڈیا پر اس حوالے سے گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے بین الاقوامی دباؤ کی روشنی میں کچھ لابیاں تحفظِ ختمِ نبوت اور قانون تحفظِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے لئے سرگرم ہیں ایوانِ صدر میں قادیانی لابی منظّم ہو رہی ہے اور پرویز مشرف کی جانشین حکومت اِس فتنے کے سدباب کی بجائے ان کی اسلام ووطن دشمن سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے سانحۂ گوجرہ کی آڑ میں قانونِ توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے لئے مقتدر حلقے دشمن کی بولی بول رہے ہیں ایسے میں ضروری ہوگیا ہے کہ تمام مکاتبِ فکر پھر سے تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کی طرز پر اتحاد واتفاق کا فقید المثال مظاہرہ کریں اور فتنۂ اِرتداد کی تباہ کاریوں کے سامنے مؤثر بند باندھیں ! اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کا حامی وناصر ہو آمین یارب العالمین !

06.09.2009

عبداللطیف خالد چیمہ
احرار میڈیا سنٹر جامع مسجد بلاک نمبر 12 چیچہ وطنی
موبائل:0300-6939453